www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر۔۴

www.emarsiya.com

دل اور جگر اور نظر اور زباں اور
افکار مُدلّل ہوں بڑھے اوجِ بیاں اور
بیتوں میں چمک اور ہو مفہوم میں جاں اور
ہونا ہے رواں تجھکو ابھی طبعِ رواں اور
دامن میں ہو اشعار کے دریا کی روانی
مجلس میں پلٹ آئے زلیخا کی جوانی

قدسی بھی ملائک بھی پرندے بھی بشر بھی
سیماب بھی یاقوت بھی پتّھر بھی گُہر بھی
گلزار بھی اشجار بھی غنچے بھی ثمر بھی
خورشید بھی انجم بھی کواکب بھی قمر بھی
ارزاں ہو کہ نایاب، سبک ہو کہ گراں ہو
اشعار کی صورت سے ہر اک جنس عیاں ہو

www.emarsiya.com

امواجِ مضامین سے شرمندہ ہو دریا
وہ ابرِ تفکّر ہو کہ شاداب ہو صحرا
دیوی جو سحر، آئے نظر، شام حسینہ
سرمایۂ افکار سے خوشحال ہو دنیا
پیتا ہو کوئی اور کوئی جھوم رہا ہو
فردوس کا ماحول ہو کوثر کا مزہ ہو

اس مے کی طلب میں جگرِ صبح دریدہ
وہ لطف ہے اس مے میں کہ دیدہ نہ شنیدہ
خالق کی چنیدہ ہے محمدؐ کی یہ چیدہ
پڑھتا ہے کوئی چرخِ چہارم پہ قصیدہ
واللہ عجب رنگ عجب شان ہے اسکی
بے غیظ ہے اور پھر بھی غضب شان ہے اسکی

یا ساقیٔ کوثر مجھے وہ جام عطا کر
جس سے کہ کھُلیں فکرِ حق آگاہ کے جوہر
جس سے کہ بنے قطرۂ بے مایہ سمندر
جو خار کو گل اور کرے موم کو پتھر
جس میں کہ نہ ہو شائبہ کچھ بے اَدَبی کا
کرنا ہے مجھے ذکر رسولؐ عَرَبی کا

www.emarsiya.com

وہ مے کے پھرے جس سے مری سمت مشیت
وہ مے کہ ہو جس مے میں نہاں روحِ عبادت
وہ مے کہ ہو جس مے کے ہر انداز میں رحمت
دنیا کو دکھانا ہے مجھے قوّتِ طاعت

اسطرح جھکانا ہے گنہگار جبیں کو!
گر عرش کو رشک آئے تو پیار آئے زمیں کو

پھر آج تقاضہ ہے مرے ذہنِ رسا کا
کچھ ذکر سرِ بزم ہو محبوبِ خدا کا
یہ رنگ گُل و غنچہ و گلزار و فضا کا
ہے نقشِ کفِ پائے محمدؐ کا یہ چہرہ

اب تخت کی باتیں ہوں نہ ہوں تاج کی باتیں
اب ہوں تو فقط صاحبِ معراج کی باتیں

معراج عجب کشت و کرامات کی منزل
مومن کے لئے فخر و مباہات کی منزل
مسلم کے لئے معرفتِ ذات کی منزل
کافر کے لئے مرگِ مُفاجات کی منزل

اس امرِ حقیقت میں ذرا پیچ نہ بَل ہے
ثانی ہے کوئی اور نہ محمدؐ کا بدل ہے

www.emarsiya.com

معراج کا اقرار ہے اقرارِ رسالت
معراج کا انکار سراسر ہے جہالت
معراج محمدؐ کے فضائل پہ دلالت
معراج کے ہر امر پہ کونین کو حیرت

کیا خوب یہ ترتیبِ خدائے ازلی ہے
ظاہر جو محمدؐ تو پسِ پردہ علی ہے

معراج بصیرت کے لئے نسخۂ یکتا
معراج بصارت کے لئے ایک معمّہ
معراج کہ اسرارِ الٰہی کا ہے دریا
معراج جہاں عبد سے معبود ملا تھا

معراج جہاں چشمِ بد انجام نہ پہنچے
معراج جہاں گردشِ ایّام نہ پہنچے

معراج سے انسان کو یہ علم ملا ہے
معراج سے اذہان نے یہ اخذ کیا ہے
معراج سے یہ عقدۂ دشوار کھلا ہے
معراج سے دنیا کو یہ معلوم ہوا ہے

محدود نہیں رحمتِ کُل صرف زمیں تک
ہے احمدِ مرسل کی پہنچ عرش بریں تک

www.emarsiya.com

ہے خوب سے بھی خوب یہ معراجِ پیمبر
انساں پہ کھلے جس سے کہ انسان کے جوہر
پُر نور جو ماحول تو پُر لطف تھا منظر
پہنچے شبِ اسرا جو نبیؐ عرشِ بریں پر

اسرار کو اور صاحبِ اسرار کو دیکھا
اپنے بھی کئی رنگ کے انوار دیکھا

موسیٰؑ کی نہ ہیبت تھی نہ آدمؑ کا حشم تھا
داؤدؑ کی لے حضرت عیسےٰؑ کا نہ دم تھا
تصویر تھی کوئی نہ تصوّر نہ قلم تھا
اسرار کی زلفیں تھیں مگر پیچ نہ خم تھا

ہم کیا ہیں کہ جبریل سے رفعت میں بڑی تھیں
نعلین کہ جو پائے محمدؐ میں پڑی تھیں

اک حامدِ بے مثل نے محمود کو دیکھا
معراج میں اس جلوۂ مسعود کو دیکھا
نزدیک سے سجّاد نے مسجود کو دیکھا
جی بھر کے یہاں عبد نے معبود کو دیکھا

آیات کے در ہائے حسیں کھول رہا تھا
آواز میں حیدرؑ کی خدا بول رہا تھا

www.emarsiya.com

تھا میری نگاہوں میں تو معراج کا منظر
کیوں آیا نظر دشت میں اک چھوٹا سا لشکر
ہر چہرۂ پر نور ہے خورشید سے بڑھکر
عباسؑ ہیں یا پیشِ نظر حضرتِ اکبرؑ

یثرب کی ہواؤں کو نہ کعبے کی فضا کو
کرنا ہے سلام ابتو شہیدانِ وفا کو

یہ لوگ ہیں سرمایۂ صد رنگِ بہاراں
کچھ ماہ ہیں اِن میں تو ہیں کچھ مہرِ درخشاں
ہر وقت رہے ہیں یہ دنائت سے گریزاں
یہ پیراہنِ علم، وفا کے ہیں دل و جاں

نے وہم کے قائل ہیں نہ وسواس ہے ان میں
جنت کی مہک خلد کی بو باس ہے ان میں

مجہول ہے وہ اُن کو جو سمجھے کہ دَنی ہیں
ہر طور صداقت میں یہ برچھی کی انی ہیں
یہ قول کے پکّے ہیں یہ وعدے کے دھنی ہیں
مطلب نہیں زر سے انہیں یہ لوگ غنی ہیں

گوہر کو ملے جس سے شرف ایسے صدف ہیں
یہ جان و نگاہ و دلِ سلطانِ نجف ہیں

www.emarsiya.com

یہ علم میں بیمثل شرافت میں ہیں یکتا
کردار میں یہ مہر ہیں اخلاق میں دریا
اخلاص میں شبنم ہیں تو اطوار میں شعلہ
احسان کا احسان سے دیتے ہیں یہ بدلہ
یہ غوث بھی اقطاب بھی یہ لوگ ولی بھی
خوش اِن سے محمدؐ بھی ہیں راضی ہیں علیؑ بھی

تابش میں بہر طور یہ خورشید و قمر ہیں
جبریل کی آنکھوں میں یہ یاقوت و گہر ہیں
افسوس صد افسوس وہی خاک بسر ہیں
جو لوگ نمودارِ درِ علم و ہُنر ہیں
ہر آنِ یہی شوق شہادت کی صدا ہے
جینے میں کہاں لطف جو مرنے میں مزہ ہے

سینے سے لگائے ہوئے آلام کو یہ لوگ
جیتے ہیں سمجھتے ہوئے انجام کو یہ لوگ
کیا سمجھیں بھلا گردشِ ایّام کو یہ لوگ
چاہیں تو بدل دیں سحر و شام کو یہ لوگ
منہ اِن کے نہ لگ، شب کے پرستار سے کہہ دے
اے کاش کوئی شمر بد اطوار سے کہہ دے

www.emarsiya.com

لرزاں ہے ہر اک قلب، جگر کانپ رہا ہے
احکامِ تظلّم ہیں مکدر سی فضا ہے
ہر سو ستم و جور کی عالم میں گھٹا ہے
محشر کا ہے انداز قیامت کی ہوا ہے
فرعون کے اطوار ہیں مردود صفت ہیں
مائل بہ ستم دین پہ نمرود صفت ہیں

مصروفِ الم قلب بھی سینہ بھی جگر بھی
افکار بھی ہمت بھی طبیعت بھی نظر بھی
اطوار بھی ادراک بھی احساس بھی سر بھی
اربابِ بصیرت بھی اور اربابِ ہُنر بھی
کچھ قید نہیں وقت کی جس جا ہیں جہاں ہیں
یا محو یہ ماتم میں ہیں یا نوحہ کُناں ہیں

تخئیل ہے بھولی ہوئی عشوہ بھی ادا بھی
ڈوبی ہوئی ہے حزن کے دریا میں دعا بھی
ناراض اثر بھی ہے مری آہِ رسا بھی
تھراتی ہے آواز لرزتی ہے صدا بھی
افسردہ ہے مضراب بھی اور نغمہ و نے بھی
بتلاؤ کوئی جنسِ طَرَب دہر میں ہے بھی

www.emarsiya.com

آئی ہے مصیبت مرے غم خوار مدد کر
ہے دشمنِ دیں برسرِ پیکار مدد کر
یا نفسِ نبی حیدرِ کرارؑ مدد کر !
ہے وقتِ مدد گُل کے مددگار مدد کر
بچّے ہیں نہ آرام میں اس وقت مُسن ہیں
آلام کی راتیں ہیں مصیبت کے یہ دن ہیں

شبیرؑ کے میدان میں جانے کا وہ منظر
اکبرؑ کا سناں سینے پہ کھانے کا وہ منظر
عباسؑ کا بازو کے کٹانے کا وہ منظر
اصغرؑ کا لبِ خشک دکھانے کا وہ منظر
کیوں تم پہ گراں دہر میں اے اہلِ ستم ہے
پیشانیٔ تاریخ پہ ہر بات رقم ہے

وہ اصغرِ معصومؑ دل و جان امامت
یہ شمع تو ہے شمعِ شبستانِ امامت
سر سبز بہت اِس کے گلستانِ امامت
واللہ کہ ہے رونقِ ایوانِ امامت
کونین میں یہ مہرِ شہادت کی ضیا ہے
یہ طفل نہیں مرکزِ اربابِ وفا ہے

www.emarsiya.com

جب دہر سے رخصت ہوئے سب ناصر و یاور
اور نرغۂ اعدا میں گھرے سبطِ پیمبرؐ
حجّت کیلئے طالبِ نصرت ہوئے سرور
گہوارے میں رہ رہ کے ہمکنے لگے اصغرؑ

کچھ اور بڑھا رنج والم، رنج والم میں
اک شور قیامت کا ہوا اہلِ حرم میں

بے ساختہ میدان سے پلٹے شہِ والا
اور حضرتِ اصغر کو بہت غور سے دیکھا
کیا جانئے کیا کان میں آہستہ سے پوچھا
چُپ ہوگیا بے ساختہ روتا ہوا بچّہ

جھولے سے بصد شان وہ آغوش میں آیا
شبیرؑ نے منہ چوم کے سینے سے لگایا

شبیرؑ سے ننّھا سا پسر اذن طلب ہے
جھولے میں یہ اصغرؑ کے ہمکنے کا سبب ہے
خیموں میں خواتین کی حالت ہی عجب ہے
بسمل ہے کوئی اور کوئی آہ بہ لب ہے

مائل بہ وغا قائلِ اللہُ اُحد ہے
یا حیدرِ کرارؑ یہی وقتِ مدد ہے

www.emarsiya.com

دل والو سنو طفل سے ہے ماں کی جدائی
اصغرؑ کی جدائی ہے دل و جاں کی جدائی
صد حیف کہ ہے گل سے گلستاں کی جدائی
یعنی یہ ہے تفسیر سے قرآں کی جدائی

تنہا ہیں حسینؑ ابن علیؑ دھوپ کڑی ہے
اولادِ پیمبرؐ پہ قیامت کی گھڑی ہے

اے اہلِ نظر پھول کی ہے بو سے جدائی
اک حشر ہے مسکن سے یہ آہو کی جدائی
ہے خانۂ زینب کی پری رو سے جدائی
لو ہوتی ہے اب اصغرِ خوشخوؑ سے جدائی

یہ طے ہے کہ ہرگز نہ سکوں پائے گی مادر
مرجائیگی مرجائیگی مرجائیگی مادر

خیمے سے شہِ دیں کے سوئے لشکرِ گمراہ
القصہ روانہ ہوئے یوں اصغرِ ذیجاہ
شبیرؑ کی آغوش میں شبیرؑ کے ہمراہ
جیسے کہ نتیجے سے بہر طور ہوں آگاہ

چہروں پہ فقط یاس تھی اور سینوں میں غم تھا
منظر وہ قیامت سے کسی طور نہ کم تھا

www.emarsiya.com

یوں زیرِ عبا لیکے چلے حضرتِ شبیرؑ
دنیا نے یہ سمجھا کہ ہے قرآنِ فلک گیر
اس درجہ منوّر تھا رُخِ اصغرِ بے شیر
سچ یہ ہے کہ مہتاب سے دہ چند تھی تنویر
اصغرؑ کا ملاعین کو چہرہ نظر آیا
میدان میں خورشید کا ٹکڑا نظر آیا

اعدا سے مخاطب ہوئے یوں سبط پیمبرؐ
خود دیکھ لو کس درجہ ہے پیاسا مرا دلبر
معصوم ہے مظلوم ہے بے شیر ہے اصغر
پانی جو اسے دو تو ہو احسان نبیؐ پر
کیا حکم شریعت کا تمہیں یاد نہیں ہے
کیا تم میں کوئی صاحبِ اولاد نہیں ہے

واللہ ذرا بھی نہ اُنھیں خوفِ خدا تھا
تیار ہوئے پانی پلانے پہ نہ اعدا
کہتا ہی رہا اُن سے محمدؐ کا نواسا
کیا کوئی ٹھکانہ تھا بھلا ان کے ستم کا
بیتاب جو بچّے کو بہت پیاس سے دیکھا
شبیرؑ نے اصغرؑ کو بڑی یاس سے دیکھا

www.emarsiya.com

فرمایا یہ اصغرؑ سے زباں اپنی دکھاؤ
پیاسے ہو بہت اِن کو اشاروں سے بتاؤ
اکبرؑ کی طرح اِن کے دل و ذہن پہ چھاؤ
اے جانِ پدر قصرِ رعونت کو گراؤ
بہتر ہے کہ دکھلاؤ کمال اپنے دہن کے
ہاں تم بھی تو پوتے ہو شہِ قلعہ شکن کے

ہونٹوں پہ زباں اپنی پھرانے لگے اصغرؑ
اعدا کو لبِ خشک دکھانے لگے اصغرؑ
حق کیا ہے زمانے کو بتانے لگے اصغرؑ
بے ساختہ ہر ذہن پہ چھانے لگے اصغرؑ
تاریخ یہ کہتی ہے کہ اک حشر بپا تھا
اعدائے شہِ دین میں کہرام مچا تھا

ایسے میں پکارا عمرِ سعد یہ بڑھکر
اے حرملۂ تُند نظر دیکھ یہ منظر
پا جائیں دل و جاں پہ کہیں فتح نہ اصغرؑ
چھا جائیں کہیں دیکھ نہ یہ ذہن و نظر پر
اس وقت تو کچھ کام لے تو تیرِ ستم سے
ہم جیت رہے ہیں ہمیں کیا کام ہے غم سے

www.emarsiya.com

سارا تھا جہاں ظالم و گمراہ کی جانب
کڑکی وہ کماں تیر چلا شاہ کی جانب
رُخ جس کا کہ تھا اصغرِ ذیجاہ کی جانب
اور اُن کی نظر تھی کہ تھی اللہ کی جانب
شبیرؑ کے ہاتھوں پہ وہ مظلوم وہ پیاسا
صد حیف قضا کرگیا احمد کا نواسا

ہر آیتِ قرآنِ مبیں کانپ رہی تھی
بیتاب مَلک، خُلدِ بریں کانپ رہی تھی
حق یہ ہے کہ ہر جانِ حزیں کانپ رہی تھی
مرقوم ہے رضویؔ کہ زمیں کانپ رہی تھی
اس حق سے سبکدوش قلم ہو نہیں سکتے
عاشور کے حالات رقم ہو نہیں سکتے